INSTITUTE OF
OBJECTIVE STUDIES
New Delhi

تصوراتی خاکہ

برائے دوروزہ قومی سیمینار/ ویبینار (آن لائن / آف لائن)

7-8/ اپریل 2021 (بدھ و جمعرات)

بعنوان

دکن کے مسلم دورِ حکومت میں اسلامی علوم

Islamic Sciences During Muslim Rules of Deccan

منجانب

شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مانو، حیدرآباد بہ اشتراک **انسٹی ٹیوٹ آف اوبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی**

مقام: IMC، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، گچی باؤلی، حیدرآباد، تلنگانہ

☆☆☆☆☆☆

دکن میں مسلم دورِ حکومت کا ایک طویل زمانہ رہا ہے۔ 1347 میں بہمنی حکومت کے قیام سے اس دور کا آغاز ہوتا ہے، تقریباً پونے دوسو برس کی حکومت کے بعد بہمنی سلطنت کے کھنڈر پر پانچ علاقائی حکومتیں وجود میں آئیں۔ یہ عادل شاہی، نظام شاہی، برید شاہی، عماد شاہی اور قطب شاہی حکومتیں تھیں، جنھوں نے دکن کے مختلف حصوں پر اپنی حکومتیں قائم رکھیں۔ پھر بتدریج یہ علاقائی حکومتیں ختم ہوتی گئیں، اور یہاں مغل سلطنت کا پرچم لہرانے لگا۔ لیکن جلد ہی دکن میں آصف جاہی سلطنت کی مضبوط داغ بیل پڑ گئی، جس نے 1948 تک پوری شان وشوکت اور عوامی بہبودی وعلم نوازی کے ساتھ حکومت کی۔

دکن میں قائم ہونے والی ان مسلم حکومتوں کے دور کا زریں سرمایہ صرف سیاست اور فن تعمیر سے متعلق نہیں ہے بلکہ اسلامی علوم کی ترقی کے میدان میں بھی ان کی مالا مال تاریخ ہے۔ علمی میدان کی یہ خدمات بہمنی سلطنت کے وقت سے تقریباً ہر دور میں انجام پاتی رہی ہیں۔ بہمنی دورِ حکومت میں مسلم دنیا کے مختلف حصوں عراق، شام، ایران اور وسط ایشیاء وغیرہ سے بڑی تعداد میں اہل علم اور ماہرین فن نے اس خطہ کا رخ کیا تھا، اور اسلامی علوم کے مختلف میدانوں میں انہوں نے خدمات انجام دی تھیں۔ خود حکومت وقت نے اسلامی علوم کے ارتقاء میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے ادارے اور تعلیم گاہیں قائم کیں، اور وہاں معیاری تنخواہوں کے ساتھ ماہر اساتذہ کی تقرریاں کیں۔ اس نوع کی ایک نمایاں مثال شہر گلبرگہ ہے جہاں حکومتی اور عوامی دونوں سطحوں پر علوم کی نشر واشاعت کے لئے کام انجام پاتے رہے۔ فیروز شاہ بہمنی مختلف علوم کا ماہر تھا اور خود بھی درس دیا کرتا تھا۔ اسلامی علوم کے میدان میں عظیم الشان کام انجام دینے والوں میں ایک جانب اگر بہمنی سلطنت کے لائق وفائق، صاحب انشاء پرداز اور علم نواز وزیر اعظم محمود گاواں (متوفی 1481) کا نام ناقابل فراموش ہے، تو دوسری جانب صوفی وقت حضرت خواجہ سید محمد بن یوسف الحسینی معروف بہ خواجہ بندہ نواز گیسودراز (متوفی 1422) کی شخصیت علمی گہرائی وگیرائی اور تصنیف وتالیف کے حوالے سے روشن نمونہ ہے۔

بہمنی دور(1527-1347) کے بعد پانچ چھوٹی ریاستیں دکن کے مختلف حصوں میں وجود میں آئیں، جن میں احمد نگر کی نظام شاہی (1636-1486)، بیجا پور کی عادل شاہی (1686-1489)، برار کی عماد شاہی (1596-1490)، بیدر کی برید شاہی (1619-1489) اور گولکنڈہ کی قطب شاہی (1687-1518) سلطنتیں شامل ہیں۔ان حکومتوں نے بھی بہمنی دور کی علمی روایت کے ارتقاء کا سلسلہ اسی طرح جاری رکھا، اور اسلامی علوم کے میدان میں اہم خدمات انجام دیں۔نظام شاہی، عادل شاہی اور قطب شاہی حکومتوں کا اس اعتبار سے زیادہ بڑا رول رہا ہے کہ انہوں نے مذہبی سرپرستی اور ثقافتی تنوع کے میدانوں میں خاصی دلچسپی دکھائی جس نے اسلامی علوم کے میدان میں کام کی راہیں ہموار کیں۔نامور مؤرخ محمد قاسم ہندوشاہ نے اپنی مشہور کتاب تاریخ فرشتہ (گلشن ابراہیمی) کی تصنیف اسی عادل شاہی حکومت کے زیر سایہ انجام دی تھی۔یہ بات دلچسپی کا باعث ہے کہ دکن کی اس دور کی حکومتوں میں حکمرانوں کی اکثریت شیعہ مسلک سے تعلق رکھتی تھی، جبکہ رعایا کی اکثریت سنی مسلک کی پیروکار تھی، لیکن حکمرانوں نے عوام کے ساتھ خوشگوار مذہبی رواداری کا ماحول قائم رکھ کر علمی کاموں کے فروغ کا ماحول برقرار رکھا۔اسی لئے اس دور میں سماج کے مختلف میدانوں میں عوامی بہبود کے کاموں کے ساتھ ساتھ علمی کام بھی انجام پاتے رہے۔

آصف جاہی دور حکومت (1948-1724) اسلامی علوم کے میدان میں مختلف اور متنوع کاموں کے حوالے سے خاص امتیاز رکھتا ہے۔یوں تو اس سلطنت کے پورے دور میں اسلامی علوم کے میدان میں وقیع کام انجام پائے، لیکن نظام سادس میر محبوب علی خان (1911-1869) اور نظام سابع میر عثمان علی خان (1948-1911) کے دور میں یہ خدمات بام عروج پر پہنچ گئی تھیں۔چنانچہ اس دور میں بڑے پیمانے پر سائنسی کتابوں کے اردو ترجمے کئے گئے، ترجمہ اور اصطلاح سازی کے لئے ادارے قائم کئے گئے، ملک کے مختلف حصوں سے اہل علم اور ماہرین یہاں مقرر کئے گئے اور مختلف جہتوں سے اسلامی علوم کے میدان میں کاموں کی منصوبہ بندی، ترغیب اور تنفیذ انجام دی گئی۔اس دور کا قابل ذکر کارنامہ 'دائرۃ المعارف العثمانیہ' کا قیام (1888) ہے جس نے نایاب اسلامی مخطوطات کی تحقیق واشاعت کا مہتم بالشان اور قابل فخر کارنامہ انجام دیا، اور جس نے آصف جاہی سلطنت کا سر علمی دنیا میں فخر سے اونچا کر دیا۔نظام سابع میر عثمان علی خاں کے ذریعہ دارالترجمہ کے قیام اور اسلامی علوم کی سینکڑوں قیمتی کتابوں کے ترجمہ اور اشاعت کے اہم کام کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔عالی شان دانش گاہ عثمانیہ یونیورسٹی اور اس میں اسلامی علوم کے مختلف شعبہ جات کی کارکردگی آصف جاہی دور کی اسلامی خدمات کے لباس زریں پر ایک جگمگاتا تکمہ ہے۔اس دور کی یہ خدمت بھی لائق صد آفریں ہے کہ ملک کے دیگر حصوں میں انجام دئے جارہے علمی کاموں کی یہاں سے سرکاری سرپرستی کی گئی اور ان کے لئے فراخ دلانہ وظائف جاری کئے گئے۔

دکن کی مسلم حکومتوں کے دور میں اسلامی علوم سے وابستہ شخصیات اور ان کی خدمات کی تابناک تاریخ ہے۔بانی جامعہ نظامیہ مولانا انواراللہ خاں فاروقی، محدث دکن مولانا عبداللہ شاہ صاحب، مولانا ابوالوفاء افغانی، مولانا سید ابوالاعلی مودودی، علامہ حسام الدین فاضل اور ڈاکٹر حمیداللہ جیسی شخصیات اسی سرزمین سے وابستہ رہی ہیں۔مولانا عبدالحی فرنگی محلی، مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی، مولانا وحیدالزماں حیدرآبادی، مولانا الیاس برنی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا عبدالقدیر بدایونی، مولانا شبلی نعمانی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا عبدالباری ندوی اور مولانا ماہر القادری جیسی عظیم شخصیات نے اس سرزمین کو اپنے فیض سے سیراب کیا۔شیخ برہان الدین غریب، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، حضرت شاہ خاموش، شیخ علاء الدین انصاری، حضرات یوسفین اور شاہ نظام الدین اورنگ آبادی جیسی بزرگ ہستیوں نے بھی دکن کے علاقہ کو رشد وہدایت اور علم وعمل سے مالا مال کیا۔

اسی طرح اسلامی علوم کے موضوعات میں سے تفسیر وحدیث اور فقہ وتصوف وکلام اور دیگر موضوعات پر مختلف ادوار میں تصنیف وتالیف کی خدمات انتہائی وقیع پیمانہ پر انجام دی گئی ہیں۔ساتھ ہی دینی مدارس، تعلیم گاہوں، کتب خانوں اور تحقیقی اداروں کے قیام اور ان کی خدمات کی بھی دکن میں شاندار روایت رہی ہے۔

ضرورت ہے کہ دکن کی مسلم حکومتوں کے دور میں انجام دئے گئے ان کاموں اور خدمات کا جائزہ لیا جائے، علمی سطح پر انہیں نمایاں کیا جائے اور معاصر دور کی علمی دنیا کو ان سے روشناس کرایا جائے۔

اس مجوزہ دو روزہ قومی سیمینار میں موضوع کے ان ہی پہلوؤں پر مقالات پیش کئے جائیں گے۔اس کے لئے درج ذیل ذیلی عناوین یا ان سے متعلق دیگر عناوین اختیار کئے جاسکتے ہیں:

۱۔بہمنی دور میں اسلامی علوم

- بہمنی دور کے علمی ادارے اور علمی شخصیات
- بہمنی دور کا تصنیفی سرمایہ

۲۔ مابعد بہمنی حکومتوں کے دور میں اسلامی علوم

عادل شاہی دور میں اسلامی علوم کی مختلف خدمات

قطب شاہی دور حکومت اور اسلامی علوم

۳۔آصف جاہی دور حکومت میں اسلامی علوم

علوم اسلامیہ کی کتابوں کی تصنیف واشاعت

اسلامی علوم کی کتابوں کے ترجمے

اسلامی تصنیف وتحقیق کے ادارے

علوم اسلامیہ کے ماہرین اور ان کی خدمات

ضروری ہدایات:

خلاصہ مقالہ بھیجنے کی آخری تاریخ: 15/مارچ 2012

مکمل مقالہ بھیجنے کی آخری تاریخ: 30/مارچ2021

مقالہ کمپوز شدہ درج ذیل میل پر بھیجے جائیں: hod.islamicstudies@manuu.edu.in

برائے رابطہ: محمد فہیم اختر، صدر شعبہ موبائیل: 9885775629

ذیشان سارہ، کوآرڈی نیٹر سیمینار موبائیل: 7993054437

عاطف عمران، استاذ شعبہ موبائیل: 7505279270